انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے تناظر میں یہودی عقیدۂ تجسیم اور فرقۂ حشویہ کے عقائد کا علمی و تنقیدی جائزہ

Comparative Evaluation of the Jewish belief of Anthropomorphism and Beliefs of Hashawiah in the light of Encyclopedia of Religion

* حافظ محمد علی خان

** پروفیسر ڈاکٹر حافظ حفاظت اللہ

Abstract

Encyclopedia of Religion is a modern contribution on the study of Religion. This research work has been completed by round about 1980 researchers under the supervision of Professor Lindsay Jones. The researchers involved in this research work have contributed very informative research articles regarding religious studies from different dimensions. While studying the concept of God and various major issues in old and contemporary theology, the three different authors have presented three important research articles on the concept of attributes of God (تصورِاسماءوصفات) with respect to Judaism, Christianity and Islam. The research topic written by Louis Jacobs has explained the concept of attributes in the light of Judaism where the anthropomorphic character of God has been highlighted with respect to major Jewish scriptures. While on the other hand, the author of the article "Attributes of God: Islamic Concept) Georges Chehata Anawati has also discussed the various Islamic sects whom have differences of opinion on the concept of attributes. The author Chehata Anawati has tried to elaborate the concept of anthropomorphism in Islam.

In this article an effort has been made to compare the Jewish concept on Attributes with Islamic Concept and this comparison has specially been focused on the concept of anthropomorphism. At the same time, the statements mentioned by Anawati in his article regarding Islamic sect Hashawiah have been further explained as the above mentioned author has not given a full and explanatory commentary the Hashawiah regarding Attributes of God.

....

* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر شیخ زائد اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف پشاور

** شعبۂ عربی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

خدا کی ذات کو تمام سماوی مذہب ماننے والے تسلیم کرتے ہیں اور ذات کے ساتھ صفات باری تعالیٰ کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہودیت بھی چونکہ سماوی مذہب ہے ہونے کے ساتھ کسی زمانے میں حق مذہب رہا ہے، اس لئے اسکے ماننے والے بھی ذات اور صفات باری تعالیٰ کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن صفات باری تعالیٰ میں وہی صفات معتبر ہونگی جو کہ شریعت اسلامی کے موافق ہوں۔

یہود کے موجودہ دور یا ماضی قریب کے مباحث اور کچھ یہودی لٹریچر نے ذات باری تعالیٰ اور صفات کو جس انداز میں بیان کیا ہے، شریعت اِن کے تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔

ذیل میں یہودی لٹریچر کے کچھ اقتباسات ذکر کرکے پھر ان پر بحث کی جائیگی۔

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن خدا کے جسمانی صورت کے بارے میں یہودی مذہبی لٹریچر سے درج ذیل روایات کو پیش کرتا ہے۔

"The book of Midrash says that God appeared to the children of Israel at the crossing of the sea in the form of youthful warrior, whereas he appeared at Sinai as a venerable sage who was teaching the Torah to his disciples"[1].

مدراش(تورات کی تفسیر) کہتا ہے کہ خدا ایک جنگجو کی شکل میں سمندر کی گزر گاہ پر بنی اسرائیل کے سامنے ظاہر ہوئے جبکہ وادئ سینا میں ایک معمر بزرگ کی صورت میں اپنے شاگردوں کو تورات کی تعلیم دیتے ہوئے ظاہر ہوئے۔

مدراشی تفسیر کی ایک اور عبارت کے مطابق:

It is said that God's voice at Sinai adapted itself to the temperament and disposition of the individual recipients. God spoke to the young men in youthful terms to the older folk in more mature ways. Men heard the voice speaking in a form suitable to males, women in a form suitable to females[2].

یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے وادئ سینا پر اپنی آواز کو انفرادی وصول کنندگان کے مزاج اور فطرت کے مطابق اختیار کیا۔ خدا نے نوجوانوں کے ساتھ نوجوان لہجہ میں جبکہ عمر رسیدہ لوگوں کے ساتھ سنجیدہ طرز میں بات کی۔ آدمی نے مردوں کے لئے موزوں لہجہ میں خدا کی آواز سنی، جبکہ عورتوں نے زن کے لئے موزوں لہجہ میں خدا کی آواز سنی۔

پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی شاہ اپنی کتاب (The Anthropomorphic Depictions of God) میں یہودی عقیدہ تجسیم خدا پر اس طرح روشنی ڈالتے ہیں کہ خدا کے جسمانی صورت کے متعلق بائبل کے اوراق سے مکمل پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ بائبل ہے کہ انسانی صورت میں متجسم خدا کے نظریہ کا تصور اس قدر پرزور اور گہرا ہوتا چلا رہا ہے اور یہ اس سطح تک گہرا ہوتا چلا جاتا ہے کہ قدیم بائبل کے دور میں خدا کو ظاہری متجسم صورت کی اصطلاح میں انسانی خصوصیات و صفات کے ساتھ اتنا واضح پیش کیا گیا ہے کہ دس احکام (احکام عشرہ) کو خدا نے اپنی انگلی سے لکھے ہیں[3]۔

مذکورہ قول کے ساتھ ڈاکٹر ذوالفقار علی شاہ لکھتے ہیں:

بائبل میں خدا انسانی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے، آرام کرتا ہے اور تازہ دم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بائبل کے بیان کردہ مشہور مقابلہ میں خدا یعقوب کے ساتھ کشتی کرتا ہے۔ یعقوب کے ران کو سرکاتا ہے اور یہاں تک کہ کمزور ظاہر کیا جاتا ہے۔ یعقوب پر جسمانی طور پر غلبہ پانے کے قابل نہیں اور یہ کمزوری اس حد تک بیان کی جاتی ہے کہ آخر میں یعقوب سے اجازت مانگتا ہے کہ صبح صادق سے پہلے اُسے جانے دیا جائے۔ اس کے مقابلہ کے نتیجہ میں خدا یعقوب کا نام اسرائیل میں تبدیل کرتا ہے، جس کا مطلب ہے "وہ خدا سے مقابلہ کرتا ہے"[4]۔

چونکہ فرقۂ حشویہ، جسمیہ، مشبہہ اور اہلِ ظواہر کے اکثر عقائد میں کافی مماثلت ہے اس لئے حشویہ کے متعلق انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے آرٹیکل (Attributes of God (Islamic Concept کے مصنف جارج چہاتا اناوتی یوں رقمطراز ہیں:

The hashwiyah, the all-too-strict traditionalists, take literally the anthropomorphic passages of the Quran, refusing any interpretation and taking refuge in the mystery of God, in whom the apparent contradictions are resolved. In one passage of al-Juwayni (d. 1037), reported by Ibn Asakir (Tabyin, Damascus, 1928–1929, pp. 149ff.; cf. Gardet and Anawati, 1948, pp. 58–59), the author indicates the respective positions of the hashwıyah, the Mutazilah, and the Ashariyah with regard to the principal points of doctrine. The hashwiyah sin through excess: for them the attributes of God are like human attributes. In heaven, God will be seen in the same way sensory things are seen; God is "infused" (hulul) in the throne, which is his place; the hand and the face of God are real attributes like hearing and life: the hand is an actual body part; the face is a face in human form; the descent of God to the nearest heaven is a real descent. The eternal Quran is the uncreated word of God, eternal, unchangeable; the individual letters, the ink with which it has been written, are created. [5].

حشویہ جو کہ سخت روایتی سوچ رکھتے ہیں، خدا کے سربستہ راز ہونے میں پناہ لیتے ہوئے ہر قسم کی تفسیر و تشریح سے انکار کرکے قرآن کے صفات سے لغوی مطلب لیتے ہیں، جس میں تمام ظاہری تضادات حل ہو

جاتے ہیں۔ حشویہ زیادتی کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے خدائی صفات انسانی صفات جیسی ہیں۔ جنت میں خدا اس طرح نظر آئے گا جس طرح حسی چیزیں نظر آتی ہیں۔ خدا نے تاج و تخت میں حلول کیا ہے جو کہ اس کی جگہ ہے۔ سننے اور زندگی کی طرح ہاتھ اور چہرہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی صفات ہیں، باقی حقیقی جسم کا حصہ ہے۔ چہرہ انسان کی طرح ہے۔ آسمان دنیا پر خدا کے نزول کو حقیقی نزول سمجھتے ہیں۔ تمام قرآن خدا کا غیر مخلوق کلام ہے۔ ناقابل تغیر ہے اور انفرادی حروف اور وہ سیاہی جس سے یہ تحریر کیا جا چکا ہے وہ مخلوق ہیں۔

علمی و تنقیدی جائزہ: انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے آرٹیکل 'اسلامی تصورِ اسماء و صفات' کے مصنف نے فرقۂ حشویہ کے حوالے سے مذکورہ بالا عبارت نقل کیا ہے اور اِن کے کچھ عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔ حشویہ کی جانب صفات کے بارے میں جو عقیدہ اور نظریہ منسوب ہے تو بعض میں مجسمہ اور بعض میں مشبہہ کی طرح عقیدہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قریبی آسمان کی طرف نزول کے عقیدہ میں اہل ظواہر جیسا عقیدہ ہے۔

حشویہ اور مشبہہ کہتے ہیں کہ: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو کیف اور حد کے اندر دیکھا جاسکے گا جیسا کہ ساری مرئیات (دیکھنے والی چیزوں) کو دیکھا جاتا ہے۔(٦)

حشویہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا علم اُس کی قدرت ویسی ہی ہے جیسی دوسروں کی ہوتی ہے۔ اس کے کان اور آنکھیں انسان جیسی ہیں۔(٧)

اللہ تعالیٰ اور عرش کے درمیان تعلق کو حشویہ یوں بیان کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ عرش میں حلول کئے ہوئے ہیں۔ عرش اللہ تعالیٰ کا مکان ہے اور وہ اُس پر بیٹھا ہوا ہے۔(٨) مشبہہ اور حشویہ کا عقیدہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے 'نزول' سے مراد یہ ہے کہ وہ حرکت کرتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ اور استویٰ علی العرش کا مطلب یہ ہے کہ وہ عرش پر بیٹھا ہوا ہے اور اُس میں حلول کئے ہوئے ہے۔(٩) انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کی یہ عبارت کہ "خدا نے تاج و تخت میں حلول کیا ہے" تو یہ ایک باطل قول ہے۔ یہ عقیدہ دراصل مسیحیت کی پیداوار ہے۔

مسیحیت میں عقیدۂ حلول کو یوں بیان کیا جاتا ہے:

"پھر اِس دعوے پر کہ بیٹے کی الوہیت مسیح کی ذات میں مجسم ہوئی تھی"، ایک دوسرا مسئلہ پیدا ہوا جس پر چوتھی صدی میں اور اس کے بعد بھی مدتوں تک بحث و مناظرہ کا سلسلہ جاری رہا۔ مسئلہ یہ تھا کہ مسیحؑ کی شخصیت میں الوہیت اور انسانیت کے درمیان کیا تعلق ہے۔ 451ء میں کالیڈن (موجودہ ترکی کے صوبہ استنبول کا ایک ضلع جس

کو آجکل کڈیکوئی پکارا جاتا ہے، یہاں پر مسیحیوں کی ایک کونسل منعقد ہوئی جس کو کالیڈن کونسل کا نام دیا گیا) کی کونسل نے اس کا یہ تصفیہ کیا کہ مسیحؑ کی ذات میں دو مکمل طبیعتیں مجتمع ہیں۔ ایک الٰہی طبیعت، دوسری انسانی طبیعت اور دونوں متحد ہو جانے کے بعد بھی اپنی جداگانہ خصوصیات بلا کسی تغیر و تبدل کے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تیسری بار کونسل 680ء میں بمقام قسطنطینیہ منعقد ہوئی۔ اس پر اتنا اضافہ اور کیا گیا کہ یہ دونوں طبیعتیں اپنی الگ الگ مشیتیں بھی رکھتی ہیں یعنی مسیح بیک وقت دو مختلف مشیتوں کا حامل ہے۔(۱۰)

مذکورہ بالا عبارت جو کہ سید ابوالاعلیؒ نے بحوالہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ذکر کی ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیدہ حلول نصاریٰ کا عقیدہ ہے وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں رکھتے ہیں۔ حشویہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ: (قران وحدیث میں) اللہ تعالیٰ کے لئے جو 'ید' (ہاتھ) کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد یہی عام ہاتھ یعنی آلۂ جارحہ ہے (جسے ہم دیکھتے اور جانتے ہیں)۔ اُس کا چہرہ بھی ویسا ہی ہے جو چہرے کا مفہوم ہے، یعنی اُس کی صورت بھی ہے۔(۱۱)

اہل ظواہر کا عقیدہ:

صفات باری تعالیٰ میں اہل ظواہر کا عقیدہ ہے کہ جو چیزیں اور جو الفاظ قرآن وحدیث میں باری تعالیٰ کے بارے میں آئے ہیں یہ لوگ اُنہی الفاظ کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی تحریف، تأویل سے انکار کرتے ہیں۔

جیسا کہ شیخ عیثمین فرماتے ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے وہی چیزیں ثابت کرتے ہیں جس کا قرآن یا حدیث میں کہیں تذکرہ آیا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف منسوب بھی ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے بغیر کسی تحریف یا تغیر و تأویل کے ثابت کرتے ہیں اور کسی قسم کے تأویل نہیں مانتے۔(۱۲)

تو مذکورہ اقوال سے حشویہ، مجسمہ، مشبہہ اور اصحاب ظواہر کے زیادہ تر عقائد کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب ان ظاہری الفاظ کو مراد لینا اور تأویل نہ کرنا تو یقینی بات ہے کہ بہت سے اعضاء وجوارح کا ذکر ہے جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بارے میں ارشاد فرمائے تو اس کے ظاہر کو مراد لینے سے جسمیت ثابت ہوگی۔ اور ثبوت جسمیت باری تعالیٰ کے لئے خلاف حق ہے۔ علامہ جرجانیؒ فرماتے ہیں: "فی أنّه تعالیٰ لیس بجسم وهو مذهب أهل الحق وذهب بعض الجهال الی انه جسم"۔(۱۳) اللہ تعالیٰ جسم نہیں ہے اور یہی عقیدہ اور مذہب ہے اہلِ حق کا، اور بعض جاہلوں کا قول ہے کہ وہ جسم ہے۔ اب اس جسمیت کے قول کے ارتکاب کی اصل وجہ علامہ جرجانیؒ نے یہی بیان کی ہے۔ وہ آیات اور احادیث مبارکہ جن میں جو ظاہری الفاظ آئے ہیں اس کو لیتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی تأویل

نہیں کرتے۔(۱۴) جیسا کہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:" بے شک انبیاء علیہم التسلیم نے خدا کی پاکی بیان کی ہے اُس عیب اور تنقیص سے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکی بیان کی ہے، وہ جو خدا تعالیٰ کے کمال، اُس کی ربوبیت و وقار کے کمال کی منافی ہے۔ جیسا کہ سونا و غافل ہونا وغیرہ، تو جو صفات ثابت در شریعت نہیں اور ساتھ میں صفت عیب و نقص بھی ہو، اس کا اثبات و اقرار اور ثبوت ناجائز ہے۔(۱۵) اب اللہ تعالیٰ کو انسانی صورت میں پیش کرنا اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کشتی کرنے کا ذکر کرنا وغیرہ یہ ایسے امور ہیں جن کو دائرہ اہانت سے کسی صورت خارج نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ یہود کے یہاں اہانت اور توہین مذہب کے لئے کچھ خاص اصول اور ضوابط مقرر نہیں، جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن نے نشاندہی کی ہے۔

There is no standard Hebrew term of blasphemy indacting the blasphemy namely speaking impiously or irreverently about God or Searched things is not recognized as a distinct.(16)

توہین مذہب کے لئے کوئی بھی معیاری عبرانی اصطلاح موجود نہیں ہے، جو کہ توہین مذہب کی نشاندہی کرے۔ یعنی خدا کے متعلق یا مقدس چیزوں کے متعلق ناپاکی یا بے ادبی کے ساتھ بولنا۔

تو جس مذہب کا حال یہ ہو کہ اصول میں ان کے ہاں کچھ قواعد و ضوابط نہ ہوں تو اس مذہب کے پیروکاروں سے اس قسم کی بے ادبی محال نہیں۔ انسائیکلوپیڈیا نے ذکر کیا ہے جس سے مذہب یہود میں اسماء وصفات کے اثبات کا بیان کیا ہے تو اس عبارت میں صراحتاً بھی کوئی ایسی تصریح موجود نہیں کہ یہود کون سے صفات اور اسماء کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو جسم کی صورت میں ایک خاص مقام پر ظاہر کیا ہے، جس سے ذات باری تعالیٰ ان کا عقیدہ بھی در ُمعلوم ہو جاتا ہے کہ جو نری توہین اور ذات باری تعالیٰ کے باب میں اہانت کا ارتکاب ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن نے اگرچہ بعض عبارات ذکر کرکے اور یہود کے حوالے سے اسماء وصفات کو بیان کیا لیکن اگر یہود کی تعلیمات کا تعمق کے ساتھ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے ادبی میں اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صورت کو مخلوق کی صورت میں پیش کیا ہے۔ خاص کر واقعہ اسرائیل یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام جس کا تذکرہ ڈاکٹر ذوالفقار علی شاہ صاحب نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، ایک کشتی میں اللہ تعالیٰ اور یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے جس میں ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر غالب ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہود اپنی فطری کجروی اور غضب الٰہی کے بناء پر نہ جانے کس سوچ سے کرنے پر مجبور ہوئے، اس کو محبت

نبی بھی نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ اگر نبی کی محبت میں ایسے خرافات ذکر کئے ہیں تو اس کی اولاد میں جو انبیاء مبعوث ہوئے ان کی توہین بھی کوئی چھپی بات نہیں، کہ کیا کیا خرافات انبیاء کے بارے میں یہود نے اپنی طرف سے بنائی ہیں۔ اور یہ محبت بھی کیسی ہے کہ نبی کو اس خدا پر بھی غالب کرنیکی کوشش کی جائے کہ جس خدا نے اسے نبوت دی اور یہ نبی اسی کی توحید واحکامات کی طرف قوم کو دعوت دے تو معاذ اللہ جب نبی غالب ہوا تو اس نبی کا رب کیسے مغلوب ہو سکتا ہے۔ پس اس قسم کی عبارات ذکر کرے اور من گھڑت واقعات کی تشہیر کرنا ان کی دلی کجروی کو آشکارہ کرتی ہیں جو خرافات محض ہیں، اور لغویات کے سوا کچھ نہیں۔ رہے اہل ظواہر اگرچہ ہر وہ چیز جو باری تعالیٰ کے متعلق قرآن یا حدیث میں مذکور ہے، ظاہر پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن انکا بھی عقیدہ یہی ہے کہ اُس کے لئے کوئی مثال پیش نہیں کرتے جیسا کہ شیخ عیثمینؒ کا قول ذکر کیا گیا کہ ان صفات کو باری تعالیٰ ظاہر محمول کرتے اور اس میں تاویل وتحریف نہیں کرتے، لیکن اس کے لئے تمثیل اور تکسیف کے بھی منکر ہیں اور اس بات کے معترف ہیں کہ اس کے لئے کوئی کیفیت اور کوئی مثال قائم نہیں کی جائیگی۔ اب جو لوگ جسمانی صورت کی طرح صورت کے قائل ہیں، تو ان کا دین اسلام سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں، بلکہ ایک انفرادی اور ایک غلط عقیدہ اور نظریہ ہے جو کہ ان میں سرایت کر چکا ہے اور یہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جو امت مسلمہ میں داخل ہوا۔ جس کی ابتداء تابعین عظام کے دور میں ہوئی۔ سب سے پہلے جس شخص میں تجسیم رونما ہوئی وہ مقاتل بن سلیمان بلخی ہے، جو کہ دراصل یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔

اس عقیدہ کے رونما ہونے کے اسباب:

۱۔ تورات، زبور، انجیل چونکہ سماوی کتابیں ہیں اس لئے ان کا ذکر محال ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ تحریف کی وجہ سے میں رونما ہوا۔

۲۔ دوسری وجہ ان کتابوں میں تشابہات موجود ہیں جو ان کے غلط عقیدہ کا سبب بن گئے۔ اب جو لوگ ان مذاہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوئے تو اپنی سابقہ کتب سے کثرت سے ایسی روایات شروع کیں۔ جن میں عقیدہ تجسیم بھی بیان ہوتا تھا، جس سے مسلمان بھی متأثر ہوئے اور یہ عقیدہ رواج پاتا گیا۔

جبکہ صفات میں اہل سنت والجماعت معتدل عقیدہ ہے کہ ان صفات تشابہات کو مان کر ان کے معانی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کی تشابہت و کیفیت مخلوقات کی نفی کرنا۔

جس کی تعبیر یوں کی جاتی ہے۔"التفویض مع تنزیہ اللہ تعالیٰ و صفاتہ عن مشابہۃ المخلوقات مع نفی الکیفیۃ عنہ۔(۱۷) کہ ان الفاظ کی اصل حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا کہ وہ اس کو بہتر جانتا ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو کیفیت اور مخلوق کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت سے منزہ کرنا اور اس کی مخلوق جیسی کیفیات سے نفی کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں۔

۱۔ایک وہ جن کے معنی واضح ہیں۔ جیسے علم، قدرت، ارادہ، کلام وغیرہ۔ایسی صفات کو صفات محکمات اور واضحات کہلاتی ہیں۔اس بارہ میں اہل سنت کا اتفاق ہے کہ ان کے متعارف معنی پر یقین لازم ہے۔اس میں بھی تاویل جائز نہیں۔

۲۔ دوسری قسم وہ ہے جس کے معنی میں خفاء اور ابہام ہے۔ محض مدلول لفظی اور لغوی معنی سے کوئی قطعی اور یقینی علم حاصل نہیں ہوتا جبکہ قیاس کو مجال نہیں۔ کشف اور ابہام کو رسائی نہیں۔ جیسے وجہ (چہرہ)، نفس، عین (آنکھ) ساق (پنڈلی)، قدم (پاؤں)، اصابع (انگلیاں) عرش پر مستوی ہونا وغیرہ۔ یہ صفات متشابہات کہلاتی ہیں۔ع اس قسم میں علماء کرام کے دو مذاہب ہیں۔۱۔ تفویض ۲۔ تاویل ۱۔ تفویض:

ایسی صفات کی نصوص کو ان کی تفسیر اور تاویل کے بغیر مان کر ان معانی کی نفی کرنا جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔(۱۸)

۲۔ تاویل: یہ مذہب صحابہ کرامؓ کے ایک جماعت سے بھی ثابت ہے۔ جمہور متأخرین کے ہاں تاویل مشہور و معروف ہے۔(۱۹)

عرضیکہ یہود جس شان و کیفیت میں وجود باری تعالیٰ مانتے ہیں اور جو صفات کیفیات بیان کرتے ہیں وہ باطل، خرافات اور حقیقت سے دور ہیں۔اسی طرح مجسمہ یا انسائیکلوپیڈیا آف
ریلیجن کے اصطلاح میں ہشویہ بیان کی ہیں وہ بھی باطل ہیں ۔

پس صفات باری تعالیٰ قرآن اور حدیث سے انہی دو طریقوں کے ساتھ ثابت ہیں کہ جو محکمات ہیں۔اس میں کوئی خفاء نہیں اور نہ ہی مبہم ہیں۔ان کو اسی طرح من و عن کے تسلیم کرنا لازم ہے۔اور جو متشابہات ہیں ان میں تفویض یا تاویل عقیدہ ہے کہ اس کی حقیقی معنی کو یا تو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے ایسی تاویل کی جائے کہ اس کی حقیقت اشکارہ ہو جائے۔

حواشی

1. Jacobs, Louis, Attributes of God: Jewish concept Encyclopedia of Religion, Lindsay Jones, Volume II, Macmillan Reference Thomson Gale Corporation 27500 Drake RD Farmington Hill Michigan, USA 2005, pp 614.
2. Ibid, Volume II, pp 614.
3. Shah Zulfiqar Ali, The Anthropomorphic Depictions of God, Gutenberg Press Ltd, Malta 2012, PP 15.
4. Ibid.
5. Anawati, Georgas C, Attributes of God: Islamic Concept, Encyclopedia of Religion, Lindsay Jones, Volume II , pp 617.

۶۔ اعجاز احمد اشرفی، ابو حفص، صفات باری تعالیٰ اور اکابر علمائے امت کے عقائد، دار النعیم اردو بازار، لاہور ۲۰۱۶، ص ۹۴۔

۷۔ ایضاً، ص ۹۳۔

۸۔ ایضاً، ص ۹۴۔

۹۔ ایضاً، ص ۹۵۔

۱۰۔ مودودیؒ، سید ابو الاعلیٰ، نصرانیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ، لاہور ۲۰۰۸، ص ۸۵ ۔

۱۱۔ صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے امت کے عقائد، ص ۹۵۔

۱۲۔ العیثمین، علی بن محمد، شرح العقیدۃ الواسطیۃ، ص:۳۶، دار الثریا، ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۵ء۔

۱۳۔ الجرجانی، علی بن محمد، شرح المواقف، النوریۃ الرضویۃ، جلد ۷، ص:۲۹، لاہور، ۲۰۰۵ء۔

۱۴۔ ایضاً، ص:۲۸۔

۱۵۔ الجوزیہ، ابن قیم، الروح، ص:۳۲۲، مکتبہ فاروقیہ، پشاور سٹی۔

16. Laskar, Deniel J, Blasphemy Jewish Concept, Encyclopedia of Religion, Lindsay Jones, Volume II, pp 968.

۱۷۔ اشرفی، اعجاز احمد، صفات باری تعالیٰ اور اکابر علماء امت کے عقائد، ص:۲۲، دار النعیم، لاہور، ۲۰۱۶۔

۱۸۔ ایضاً، ص:۲۳۔

۱۹۔ ایضاً، ص:۲۳